12525- عورت کے چہرے کے پردہ پرایک اعتراض

سوال

میں کچھ جوابات دیکھ رہا تھا کہ میں نے یہ کلام دیکھی جس کی تعبیر یہ ہے کہ " صحیح ترین قول یہ ہے "اور یہ کلام عورت کے چہرہ کے پردہ کے متعلق تھی، حالانکہ میں نے اسم سئلہ میں اکثر علماء کرام کا قول اس قول کے خلاف پایا ہے، اس بنا پر مولانا صاحب نے اسے ذکر کیوں نہیں کیا، میں صرف ایک رائے ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں :
میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ اس مسئلہ میں شیخ کی رائے میں یہ قول قوی ہے، لیکن اس کے علاوہ دوسرے بھی یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں انکی اپنی رائے قوی قول ہے، تو پھر شیخ نے ہمارے لیے یہ کیوں نہیں.بیان کیا کہ یہ قول میری رائے پر مبنی ہے نہ کہ اکثر علماء کی رائے میں ؟

پسندیدہ جواب

یہ تعبیر کرنی کہ : صحیح ترین قول یعنی اختیار کردہ قول ہی سب اقوال میں دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی قول ہے، اور یہ لازم نہیں کہ یہ قول اکثر فقہاء کا ہی ہو، بعض اوقات ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اکثر فقہاء کا قول زیادہ قوی ہو، لیکن بعض اوقات دلائل کے اعتبار سے زیادہ قول بعض فقہاء کا بھی ہوسکتا ہے.

اور پھر جو قول ہم نے اختیار کیا ہے کہ عورت کے لیے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دلائل اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور کئی صدیوں تک مومن عورتوں کا عمل بھی اسی پر رہا ہے، اور ہمارے معاصر علماء مثلا عبدالعزیز بن باز، اور ابن عثیمین رحمہما اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام وغیرہ کا بھی یہی فتوی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی جس کے چئرمین عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تھے سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا عورت کا چہرہ ستر میں شامل ہوتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"جی ہاں علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کا چہرہ عورۃ یعنی پردہ اور ستر میں شامل ہوتا ہے"

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (75/24).

اور آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اختلاف ہونے کی صورت میں مسلمان کے لیے کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا ضروری اور واجب ہوتا ہے.جس کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{.تو اگر تم کسی چیز میں اختلاف کر بیٹھو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو}.

اور اللہ تعالی اور اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹانے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمان اجنبی اور غیر محرم مردوں کی موجودگی میں عورت پر اپنے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، اس کے کچھ دلائل ذیل میں.بیان کیے جاتے ہیں :

1– اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے}.الاحزاب (59).

مہاجرین اور انصار صحابہ کرام کی عورتوں نے اس حکم پر عمل بھی کیا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ :

"اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحمت کرے جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی :

.{اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکا لیا کریں}.

تو انہوں نے اپنی چادریں دو حصوں میں پھاڑ کر تقسیم کر لیں اور انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4480).

2– اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ}.النور (31).

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے ظاہری زینت کے علاوں باقی سب زیبائش اور بناؤ سنگھار کو مطلقا ظاہر کرنے سے منع کیا ہے، اور ظاہری زینت مثلا ظاہری کپڑوں کا ظاہر ہونا تو ضروری ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے "الا ما ظہر منھا" کے الفاظ بولے ہیں، اور یہ نہیں فرمایا : "الا ما اظہر منھا

پھر اللہ تعالی نے انہیں زینت ظاہر کرنے سے دوبارہ منع کیا ہے، لیکن جن کو اس سے استثنی کیا ہے ان کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، تو اس سے پتہ چلا کہ دوسری زینت پہلی زینت کے علاوہ ہے، تو پہلی زینت سے مراد ظاہری زینت ہے جو ہر ایک کے لیے ظاہر ہوگی جس کا چھپانا ممکن نہیں، اور دوسری زینت سے مراد باطنی زینت ہے (اور اس میں چہرہ بھی ہے) اور اگر یہ زینت ہر ایک کے سامنے ظاہر کرنی جائز ہوتی تو پھر پہلی زینت کو عام کرنے اور دوسری کو استثنی کرنے میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا.

3– ارشاد باری تعالی ہے :

.{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے}.الاحزاب (59).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب کسی ضرورت کی خاطر اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے چہرے اپنے سروں کے اوپر سے اوڑھنیوں کے ساتھ ڈھانپ لیا کریں، اور ایک آنکھ ظاہر کریں"

اس کے دلائل اور بھی بہت زیادہ ہیں، آپ مزید اہم معلومات کے لیے سوال نمبر (23496) اور (21536) اور (13646) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.